پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ

حکومت پاکستان

تنظیم صلاح المسلمین اسلام آباد اور صوت الاسلام کراچی
کے زیر اہتمام بین الاقوامی سیرت کانفرنس کے
افتتاحی اجلاس سے

وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی
کا
خطاب

(اسلام آباد۔ 7 مارچ 2011ء)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قابل صد احترام علماءِ کرام

وزراء صاحبان

معزز اراکین پارلیمنٹ

خواتین و حضرات

السلام علیکم!

میرے لئے یہ نہایت مسرت کا موقع ہے کہ آج میں ملک بھر اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے نامور علمائے کرام اور ممتاز اسکالرز کے درمیان موجود ہوں۔ یہ ہم سب کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان علماء اور اسکالرز کی میزبانی کا موقع فراہم کیا۔ میں دُنیا بھر سے آنے والے اپنے معزز مہمانوں کو سرزمین پاکستان پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

میں مجلس صوت الاسلام پاکستان، اس کی ذیلی تنظیم ''صلاح المسلمین'' اور وزارت مذہبی امور کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ''بین الاقوامی سیرت کانفرنس'' کی اس بابرکت مجلس کا اہتمام کیا اور اس میں مجھے شرکت کا موقع فراہم کیا۔

خواتین و حضرات !

موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم سب اتحاد و اتفاق کا عملی مظاہرہ کریں اور اپنے تمام فروعی اختلافات کو بھلا کر ملک وقوم اور ملّتِ اسلامیہ کے وسیع تر مفاد میں ایک دوسرے کی طاقت بنیں اور محبت و اخوت سے تمام مسائل اور مشکلات کا سامنا کریں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پاس اتحاد و اتفاق قائم کرنے کا سب سے مضبوط راستہ اور وسیلہ موجود ہے اور وہ ہے سیرت النبی اور قرآن مجید۔ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات مسلمانوں کے ساتھ ساتھ پوری دنیا

کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں فخر ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کامل اور مکمل صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے اور یہ نبی آخر الزمان کی بابرکت سیرت ہی ہے جس سے ہر شعبہ ہائے زندگی کے افراد اپنی زندگی گزارنے کے اصول نہایت آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہمیں اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو مشعل راہ بنانے اور اس سے بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ جیسے جیسے ہم سیرت پاک سے راہنمائی حاصل کر کے اپنی زندگی تبدیل کرتے جائیں گے ہمارا معاشرہ بھی خیر اور بھلائی کا مرکز بنتا چلا جائے گا۔

چند دن پہلے اسلام آباد میں ایک بہت ہی افسوس ناک واقعہ رونما ہوا جس میں حملہ آوروں نے وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور جناب شہباز بھٹی کی جان لے لی۔ ان لوگوں نے مسلمانوں اور مسیحوں کے مابین تعلقات کو نقصان پہنچانے اور دنیا میں پاکستان کے وقار کو مجروح کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں ان عناصر کو سخت تنبیہہ کرتا ہوں کہ وہ ایسے بزدلانہ واقعات سے کبھی بھی اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیوں کہ مسیحی برادری بڑی محبِ وطن ہے اور وہ ملک کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

میں یہاں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ دین اسلام اور پاکستان کے آئین میں اقلیتوں کو تمام حقوق اور مکمل آزادی حاصل ہے۔ ہمارے پرچم کا سفید حصہ اقلیتوں کی واضح طور پر نمائندگی کرتا ہے جس کا تصور ہمارے عظیم قائد محمد علی جناح نے دیا تھا۔ ہمیں اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی رواداری اور مذہبی ہم آہنگی کی اس عظیم مثال کو نہیں بھولنا چاہیے جس میں آپ ﷺ نے نجران کے ایک مسیحی وفد کی مہمان نوازی خود کی اور انہیں اپنا ذاتی مہمان بنایا۔ انہیں مسجد نبوی میں رہنے کی جگہ اور اپنی عبادت کرنے کی اجازت دی۔ یہ عظیم مثال ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

اس موقع پر میں مشکوٰۃ شریف کی 2 احادیث بیان کرنا چاہتا ہوں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ مخلوق میں اللہ کے لیے بہترین وہ ہے جو اس کے کنبہ سے احسان کرے۔"

"وہ مسلمان جو لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے اس مسلمان سے افضل ہے جو ان کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتا اور ان کی ایذا پر صبر نہیں کرتا۔"

ہمارے نبی ﷺ کی تعلیمات اتنی کامل ہیں کہ آج بھی کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے سیرت مطہرہ سے اپنے لیے

کوئی راہنمائی نہیں مل رہی۔ ایک نہایت فکر انگیز اور قابل توجہ امر یہ بھی ہے کہ سیرتِ رسول ﷺ اور نبی رحمت کی مبارک تعلیمات سے دور ہونے اور سیرت کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کی زندگی میں شدت پسندی اور عدمِ برداشت کا رجحان پروان چڑھ رہا ہے۔ اس مشکل صورتحال میں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہمارے علماء کرام اور دانشور حضرات بطور عالم اور دینی اسکالرز اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ معاشرے خصوصاً نوجوانوں کی راہنمائی کے لئے سیرت مطہرہ کی تعلیمات کو فروغ دینے کی جدوجہد کریں اور مسلم نوجوانوں کو سیرت رسول ﷺ اپنانے کی دعوت دیں۔ وہ معاشرہ کو تحمل و برداشت، رواداری، محبت واخوت، علم وعمل سمیت ان تمام پاکیزہ صفات سے روشناس کرانے کی کوشش کریں جن پر ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہلا اسلامی معاشرہ قائم فرمایا تھا۔

میرا کامل یقین ہے کہ اگر امت کے نوجوان سیرت پاک کو اپنی زندگی میں اپنالیں تو نہ صرف یہ کہ ہماری تمام مشکلات ختم ہوجائیں گی بلکہ ان مبارک تعلیمات کے ذریعے ایک ایسا فلاحی معاشرہ بھی تشکیل پائے گا جو نہ صرف امت مسلمہ کے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے رول ماڈل بنے گا اور اس سے ہمارے ملک کی نیک نامی میں بھی اضافہ ہوگا۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا یقین ہے کہ ہمارے محبوب نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان کی مبارک زندگی انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے ہدایت کا منبع ہے اور انسانی زندگی کا کوئی بھی شعبہ سیرت طیّبہ سے راہنمائی حاصل کرسکتا ہے اور کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والا مسلمان سیرت مطہرہ کو اپنا کر سعادت اور کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔

ایک عالم دین کی یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرہ میں موجود ہر طبقہ کی راہنمائی کا فریضہ انجام دے اور مسلمان چاہے اس کا تعلق کسی بھی طبقہ اور شعبہ سے ہو، اسے سیرت مطہرہ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرے اور اس مبارک فریضے کو خوبصورتی سے انجام دینے کے لیے ایک عالم دین کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف علوم بھی حاصل کرنے چاہئیں۔

اس اجتماع میں دینی مدارس کے ذمہ داران کی ایک بڑی تعداد موجود ہے میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ دینی مدارس کے طلباء کو دیگر علوم حاصل کرنے کی طرف بھی متوجہ کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ معاشرہ کی ضروریات کو سمجھ کر بہتر انداز میں دین کی خدمت کرسکیں۔ اس موقع پر میں حکومتی اداروں کو بھی کہوں گا کہ وہ دینی اداروں کے ساتھ مل کر کام کریں اور سرکاری سطح پر ایسے اداروں کی مدد اور راہنمائی کی جائے جو دینی مدارس کے طلباء کو دنیاوی علوم بھی فراہم کررہے ہیں۔

سیرت طیبہ کو عام کرنا اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات کو معاشرہ تک پہنچانا ایک نہایت ہی مبارک عمل ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ہمارے ملک میں کئی ادارے اور تنظیمیں اس کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں اور وہ سیرت پر مختلف انداز سے کام کر رہی ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ ان تمام اداروں کا مقصد ایک ہی ہوگا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو معاشرہ میں عام کرنا اور دورحاضر کے مسائل کو سیرتِ پاک کی روشنی میں حل کرنا۔ ان تمام اداروں کو مربوط ہوکر اس مقدس جدوجہد میں مصروف ہونا چاہیے۔ اسی طرح حکومت اور ان اداروں کے درمیان ایک مضبوط رابطہ قائم ہونا چاہیے۔ ہماری حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ سیرت النبی کی خدمت میں مصروف اداروں اور تنظیموں کی مشکلات دور کی جائیں اور ان سے ہر ممکن تعاون کیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ مجلس صوت الاسلام پاکستان کے نوجوان علماء کرام معاشرے میں دین اسلام کی تعلیمات کے لئے ، امن وامان ، محبت واخوت اور رواداری کے قیام کے لئے جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے نوجوان علماء کرام معاشرے کی خامیوں سے آگاہ ہیں اور وہ بھی شدت پسندی ، انتہا پسندی اور عدم برداشت کو اسلامی معاشرہ کے لئے خطرہ سمجھتے ہوئے اس کے خلاف جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے نوجوان علماء کرام ہمارے معاشرے کی ضرورت ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ مستقبل میں ہماری قوم کے نوجوان ان تمام خامیوں پر قابو پا کر اس مملکت خداداد کو حقیقی معنوں میں ایک اسلامی فلاحی ریاست میں تبدیل کر دیں گے۔

خواتین وحضرات !

اہل فکر ونظر میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ آج کے دور میں اسلامی ممالک کو باہمی اقتصادی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو اسلامی امہ کو معاشی اعتبار سے استحکام کی منزل کی جانب لے جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی دنیا کو بے پناہ وسائل اور قدرتی خزانوں سے نوازا ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان وسائل اور مواقع سے دوراندیشی اور مہارت کے ساتھ استفادہ کریں۔ اگر تمام اسلامی ممالک باہمی تعاون اور اخوت کے جذبہ سے سرشار ہوکر ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے ہوجائیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تجربات ، مہارت اور علم وہنر کا تبادلہ کرتے ہوئے تجارت کے شعبہ میں تعاون کو فروغ دیں تو یقینی طور پر وہ ترقی کی منازل تیزی کے ساتھ طے کرتے چلے جائیں گے۔

میں موجودہ عالمی حالات کے پیش نظر اسلامی ممالک کی تنظیم کے عظیم کردار کا خواہش مند ہوں۔ پاکستان او آئی سی کے ڈھانچے کے اندر رہ کر اسے فعال بنانے کے لئے اصلاحاتی عمل میں مدد دے سکتا ہے تا کہ یہ تنظیم اسلامی ممالک کے

اقتصادی، سیاسی، عالمی تعلقات اور تعلیم کے شعبوں کو عصرِ حاضر کے ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے قابل بنا سکے۔

حالاتِ حاضرہ کا معروضی مطالعہ اور تجزیہ ثابت کرتا ہے کہ علاقائی منڈیوں اور تجارت کے تصور کو بروئے کار لاتے ہوئے یورپ اور مشرقِ بعید کے ممالک نے متاثر کن ترقی کی ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر اسلامی ممالک اتحاد اور اعتماد کی فضا میں ایک دوسرے کے ساتھ اقتصادی شعبہ میں تعاون کریں تو اس کے نتیجہ میں نہ صرف ترقی اور خوشحالی ان کا مقدر ہوگی بلکہ وہ ان عناصر کا مقابلہ بھی جرأت مندی اور حوصلہ مندی کے ساتھ کرنے کے قابل ہوں گی جو اس وقت عالمی میڈیا اور سیاست میں اسلام دشمنی کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ میں یہاں موجود جملہ اربابِ دانش کے علاوہ، خاص طور پر اسلامی ممالک سے آئے ہوئے معزز مہمانوں اور فاضل ماہرین کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہوئے توقع کرتا ہوں کہ وہ میرے ان خیالات اور تصور سے اپنے اپنے ممالک کے متعلقہ حکام، رائے عامہ تشکیل دینے والے اداروں اور شخصیات اور خاص طور پر پالیسی سازوں کو ضرور مطلع کریں گے۔

میں اس عالمی سیرت کانفرنس کے انعقاد پر تنظیم صلاح المسلمین اور مجلس صوت الاسلام پاکستان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس کے دوران ایسی تجاویز پیش کی جائیں گی جو اسلامی جمہوریہ پاکستان اور امتِ مسلمہ کے لئے سعادت اور خیر و برکات کا باعث بنیں گی۔ مجھے یہ بھی توقع ہے کہ ہمارے ملک کے نوجوان دنیا بھر کے ان علماء کرام کے علم سے استفادہ کریں گے اور مستقبل میں اس کانفرنس کے دور رس نتائج مشاہدہ کئے جائیں گے۔

آخر میں، میں دوسرے ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کا اپنی اور حکومتِ پاکستان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے پاکستانی قوم کے ساتھ جس اخوت اور یکجہتی کا اظہار کیا ہے وہ ہمارے لئے باعثِ فخر ہے۔ میں اپنی تقریر کو سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 103 کے ترجمے پر اختتام کروں گا۔

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی بن گئے، اور تم (دوزخ کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر (پہنچ چکے) تھے، پھر اس نے تمہیں اس گڑھے سے بچا لیا، یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔"

رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اسلام، عالمِ اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے حوصلہ اور راہنمائی عطا فرمائے۔ (آمین)